شہادت---ایک تحقیقی مطالعہ

Martyrdom, A Research Study

محمد سرور*

ABSTRACT:
The word martyr has multiple literal meanings, but the term martyr referred to as for the ones killed in the warfare because of religious purposes. The virtues and high rank values of martyrdom, ascribed within the Holy Quran and Sunnah of the prophet (PBUH), asserted only for the martyr of Jihad o Qital. However, the rest forms of demise, to whom the Prophet (PBUH) declared as martyrdom, are due to their ranks in hereafter. However, they can never get hold of the same rank as the martyrs of *Jihad o Qital* hold. The main objective and motive of writing this research article, according to the researcher, is to define Martyrdom, its high rank virtues, kinds and jurisprudential rules in a clear and undoubted manner; so that, readers could understand it easily and clearly.
Keywords: Martyr, Jihad o Qital, hereafter, jurisprudential rules.

لفظ "شھید" کا مادہ ش ہ د ہے. قرآن حکیم میں یہ لفظ ایک سے زیادہ معانی میں استعمال ہوا ہے. اسلامی تراث کا مطالعہ یہ بات واضح کرتا ہے کہ "شہید" کے معنی "میدان جنگ میں مارا گیا شخص" کو امت کے تواتر کا درجہ حاصل ہے اور اسی وجہ سے یہی معنی "شہید" کے اصطلاحی معنی کا مقام پا گیا ہے۔ قرآن و سنت میں اسی مادے یہ لفظ جہاں کچھ دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوا وہیں کتب حدیث و سیرت میں میدان جنگ کے علاوہ واقع ہونے والی موت کی کئی دوسری صورتوں کے ضمن میں بھی یہ لفظ وارد ہوا ہے. شہید کی ان صورتوں کو پڑھ سن کر قاری اور سامع بسا اوقات مخمصہ کا شکار ہو جاتا ہے کہ کیا ان سبھی شہداء کا مقام ایک جیسا ہے؟! اور اگر ایک جیسا ہے تو پھر میدان جنگ میں مشقتیں اور تکلیفیں اٹھانے والے کے لیے زیادہ اجر کیوں نہیں ہے؟

شہید کے ایک سے زیادہ لغوی معانی ہیں اور اصطلاحاً شہید میدان جنگ میں مارے جانے والے کے لئے بولا جاتا ہے۔ اسلامی تراث کے اندر شہید کے ضمن میں جتنے فضائل بیان کئے جاتے ہیں وہ بنیادی طور پر میدان جنگ کے شہید کے لئے بیان کئے جاتے ہیں البتہ موت کی باقی ساری صورتیں، جن کو کسی حکمت کی بنا پر نبی مہربان ﷺ نے شہادت سے تشبیہ دی ہے وہ اخروی درجہ اور مقام کے اعتبار سے ہے جہاد و قتال کے شہید کے برابر نہیں ہوسکتے۔ محقق کے پیش نظر دوران تحقیق یہ نقطہ رہا ہے کہ ان سب کو بے غبار انداز میں بیان کیا جائے اور ان کے احکام و مقام کو بھی علیحدہ علیحدہ مفصل تحریر کیا جائے۔

شہید کا لغوی مفہوم

قرآن پاک میں اللہ نے اس لفظ کو مختلف معانی میں استعمال فرمایا ہے۔ ان معانی میں گواہ ہونا، حاضر ہونا، اور باخبر ہونا وغیرہ مشترک ہیں۔ چنانچہ اللہ فرماتے ہیں۔ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ۔[1]

* Mphil Scholar at Shaikh Zayed Islamic Centre, University of the Punjab, Lahore. Email: sarwar.mphil.szic@pu.edu.pk

ایک دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے: وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى [2]

سورۃ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: قُلْ يَاأَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَى مَا تَعْمَلُونَ [3]

سورۃ مائدہ میں اللہ فرماتے ہیں: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ [4]

سورۃ ق میں اللہ فرماتے ہیں: إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ [5]

مذکورہ بالا آیات میں لفظ شہید کا جو معنی مشترک نظر آتا ہے وہ حاضر اور خبردار ہونے کا ہے۔ علامہ ابن منظور افریقیؒ لکھتے ہیں کہ شہید سے مراد وہ شخص جس کے علم سے کوئی چیز مخفی نہ ہوں۔ شہید کو شہید اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ ملائکہ اس کے جنتی ہونے پر گواہ ہوتے ہیں۔شهد: من اسماء الله عزوجل ! و قيل : الشهيد الذى لا يغيب من علمه شى ء، والشهيد حاضر، الشهيد المقتول فى سبيل الله والجمع شهداء۔ قال! الشهيد فى الاصل من قتل مجاهدا فى سبيل لله، ثم التسع فيه، فاطلق على من سمّاه النبى ﷺ من المبطون والغريق والحريق و صاحب الهدم وذات الجنب و غيرهم، وسمّى شهيد لا ن ملائكته شهود له بالجنة، و قيل: لا نه حيّى لم يمت كانه شاهد ، اى حاضر، و قيل لا ن ملائكة الرحمة تشهده ، و قيل لقيامه بشهادة الحق فى امر الله حتى قتل، و قيل لانه يشهد ما اعدالله له من الكرامة بالقتل۔[6]

مولانا وحید الزماں کیرانوی "القاموس الوحید" میں شہید کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ لفظ شہید کا مادہ "شھد" ہے جس کا مطلب ہے کسی بات کی یقینی خبر دینا۔ شہید لفلان علی فلان بکذا۔ کسی کے حق میں کسی کے خلاف کسی بات کی گواہی دینا، آنکھ سے دیکھی اور کان سے سنی بات بتانا۔ شہید باللہ۔ اللہ کی قسم کھانا، کسی بات کا حلف اٹھانا، اپنے علم میں آئی ہوئی بات کا اقرار کرنا۔ دیکھنا، پانا۔ 7

درج بالا بحث سے واضح ہوا کہ لفظ شہید متعدد معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اللہ کی صفاتی ناموں میں سے ایک ہے، جس سے مراد وہ ذات ہے جس کے علم سے کوئی چیز مخفی / پوشیدہ نہ ہو۔ اس کے معنی گواہی، آنکھوں سے مشاہدہ کرنے، پانے، حلف اٹھانے، اور اقرار کرنے کے بھی آتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی متعدد معانی میں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ البتہ اصطلاحی طور پر شہید اسے کہتے ہیں جو اللہ کی راہ میں مارا گیا ہو یا ظلماً قتل ہوا ہو، یا سرحدوں کی حفاظت کرنے میں موت آئی ہو وغیرہ ذلک۔

فضائل شہادت قرآن پاک کی روشنی میں

شہید کے فضائل کے متعلق قرآن وحدیث میں متعدد روایات موجود ہیں، جن کا احصاء ناممکن اگر نہیں، مگر مشکل تو ضرور ہے۔ ذیل میں شہادت کی فضیلت میں چند آیات واحادیث درج کی جاتی ہیں تاکہ اس کے حکم کے ساتھ ساتھ اس اس کی فضیلت بھی واضح ہو جائے۔ قرآن میں اللہ نے شہداء کے موت کی تردید فرمائی ہے کہ یہ تو زندہ ہیں اور اللہ کے ہاں رزق پاتے ہیں لیکن تمہیں اس کی خبر نہیں، ارشاد ربانی ہے۔

ولا تقولوا لمن يقتل فى سبيل الله اموات، بل احيآء ولكن لا تشعرون [8]

ترجمہ: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً، بل احیآء عند ربھم یرزقون [9]

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہر گز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں۔

ایک دوسری آیت میں اللہ نے صاف فرمادیا کہ مومنوں سے اللہ نے سودا کرلیاہے، کہ اللہ نے مومنوں کی و مال جنت کے بدلے خرید لئے۔ پس اب وہ اللہ کی راہ میں اپنی جان ومال سمیت لڑیں گے۔

ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ، یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون و یقتلون [10]

ترجمہ: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں۔

درج بالا آیات سے واضح ہوا کہ شہادت کا مقام اللہ کے ہاں کیا ہے؟ اللہ نے ان آیات میں صاف صاف بتادیا کہ شہید کا مقام جنت اور حصول رضائے الہی کے سوا اور کچھ نہیں۔

فضائل شہادت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں

رسول اکرم ﷺ کی زبان اطہر سے بھی شہادت کے فضائل میں بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں۔ ذیل میں شہادت کے فضائل کے بارے میں چند احادیث مبارکہ درج کی جاتی ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جنتیوں میں سے کوئی بھی دنیا میں واپس آنا نہیں چاہے گا سوائے شہید کے، اس لئے کہ اس نے شہادت کی فضیلت دیکھی ہو گی۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عن أنس بن مالك رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (ما من عبد يموت، له عند الله خير، يسره أن يرجع إلى الدنيا، وأن له الدنيا وما فيها، إلا الشهيد لما يرى من فضل الشهادة، فإنه يسره أن يرجع إلى الدنيا، فيقتل مرة أخرى [11]

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو مر کر اسے یہ بات خوش کرے کہ وہ دنیا میں واپس لوٹ آئے، خواہ اس کے لئے وہ سب کچھ ہو جو دنیا میں ہے کیونکہ اس کے لئے وہ بہتر ہوتا ہے جو اس کے لئے اللہ کے پاس ہوتا ہے ، سوائے شہید کے کیونکہ وہ شہادت کے فضائل دیکھتاہے۔ پس اسے یہ بات خوش کرتا ہے کہ وہ دنیا میں آئے اور دوسری دفعہ قتل ہو جائے۔"

شہید کا ضامن اللہ ہے اور جس کا ضامن اللہ ہو تو اسے نہ کوئی غم ہو گا اور نہ وہ خوف میں مبتلا ہو گا۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِي هُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ، إِنْ قَبَضْتُهُ أَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ، وَإِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِأَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔ [12]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری راہ کے مجاہد کا میں ضامن ہوں، اگر میں اسے موت دے دوں تو اسے جنت عطاء کروں گا اور اگر اسے لوٹادوں (جہاد میں شہید نہ ہو جائے) تو اسے اجر (باعتبار آخرت) یا غنیمت کے ساتھ لوٹادوں گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ شہید کو اللہ چھ انعامات سے نوازے گا۔ ان میں سے ایک یہ ہو گا کہ اس کی نہ صرف بخشش کی جائیگی بلکہ ستر رشتہ داروں کی شفاعت کی اجازت بھی دی جائیگی۔ چنانچہ فرمان نبوی ﷺ ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ : يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنَ

عَذَابِ القَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الفَزَعِ الأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الوَقَارِ، اليَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الحُورِ العِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ"۔[13]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ بے شک شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں چھ انعامات ہیں: اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش کر دی جاتی ہے، جنت میں وہ اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے، عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جاتا ہے، اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت پہنایا جاتا ہے جو دنیاومافیہا سے بہتر ہوتا ہے۔ بہتر حوروں سے نکاح کرادیا جاتا ہے اور یہ کہ اس کے اقرباء سے ستر کے حق میں اسے شفیع بنادیا جاتا ہے۔

درج بالا آیات و احادیث میں شہادت کے فضائل و درجات کی ایک جھلک دکھانے کی کوشش کی گئی ہے گویا کہ دریا کے بیان میں قطرے کی مثال دی ہے۔ شہادت کے فضائل و درجات کے بارے میں وارد آیات و احادیث کے احصاء کے لئے مستقل تصنیف بلکہ تصانیف درکار ہیں، اس لئے براہ راست موضوع نہ ہونے کی وجہ صرف انہی روایات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

شہید کا اصطلاحی مفہوم

شہید کے لغوی معانی جاننے کے بعد اس کی اصطلاحی معانی جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اصطلاح میں شہید اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کو مشرکین نے قتل کر دیا ہو یا میدان جنگ میں مارا گیا ہو اور اس پر زخم کے نشان ہوں یا اسے مسلمانوں نے ظلماً قتل کر دیا ہو اور اس کے قتل کی وجہ سے دیت واجب نہ ہوتی ہو، جیسا کہ صاحب ہدایہ نے بیان فرمایا ہے کہ: الشهيد من قتله المشركون او وجد في المعركة وبه اثر او قتله المسلمون ظلما ولم يجب بقتله دية فيكفن و يصلي عليه ولا يغسل في معنى شهداء احد[14]

صاحب ہدایہ نے اس کا حکم بھی بتادیا کہ اسے صرف کفن دیا جائیگا، غسل نہیں اور نماز جنازہ پڑھ کر اسے دفن کر دیا جائیگا۔ آخر میں فرمایا کہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی تاکہ شہداء کے معنی میں داخل ہوں۔ صحیح بخاری میں امام بخاری نے پہلے ایک حدیث بیان کی ہے جس میں دو شہدائے احد کی نماز جنازہ آپ ﷺ نے نہیں پڑھی بعد ازاں ایک اور حدیث بیان کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے اور شہدائے احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔

عن عقبة بن عامر ان النبي ﷺ خرج يوما فصلى على اهل احد صلاته على الميت۔[15]

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے تو اہل احد (شہدائے احد) پر ایسی نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔

شوافعؒ نے پہلی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ شہید کی نمازہ جنازہ بھی نہیں پڑھنی چاہیئے جبکہ احنافؒ نے اس کے بعد آپ ﷺ کے عمل مبارک سے استدلال کیا ہے کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے، کیونکہ شہید کے مزید رفع درجات کا باعث ہے اور راقم الحروف کے نزدیک بھی احناف کا موقف زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ آپ ﷺ کا عمل مبارک بھی حجت ہے، اور یہ عمل پہلے عمل کا نسخ بھی ہو سکتا ہے۔ نیز یہ شہید کی مزید عزت و تکریم اور رفع درجات کا ذریعہ بھی ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم

شہید کے بارے میں وارد شدہ احادیث

شہید کا لغوی وصطلاحی مفہوم جاننے کے بعد یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ شہید کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان سب کو یکجا درج کیا جائے تاکہ ان کا حکم معلوم کرنے میں آسانی ہو۔ ذیل میں شہید کے بارے میں وارد شدہ احادیث نقل کی جاتی ہیں۔

عن ابي هريرة ان رسول الله ﷺ قال بينما رجل يمشي بطريق وجد غصن شوك على الطريق فاخره فشكر الله له فغفرله ، و قال الشهداء خمسة : المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله عزوجل۔[16]

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ نے رویت کی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص جارہا تھا اس نے راستہ میں ایک کانٹے دار شاخ دیکھی وہ ہٹادی، اللہ تعالیٰ نے اسے اس کا بدلہ دیا اور اسکی مغفرت فرمادی اور فرمایا شہید پانچ ہیں: جو طاعون میں مرے، جو پیٹ کے عارضے میں مرے، جو ڈوب کر مرے، جو دب کر مرے اور جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے۔

عن ابي هريرة قال، قال رسول الله ﷺ ما تعدون الشهيد فيكم قالوا يا رسول الله من قتل في سبيل الله فهو شهيد قال ان شهدء امتي اذاً لّقليل قالوا فمن هم يا رسول الله ،قال من قتل في سبيل الله فهو شهيد و من مات في سبيل الله فهو شهيد من مات في الطاعون فهو شهيد و من مات في البطن فهو شهيد، قال ابن مقسم اشهد على ابيك في هذا الحديث انه قال والغريق شهيد[17]

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم شہید کس کو جانتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ جو اللہ کے راستہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، تب تو میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ پھر شہید کون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، اور جو اللہ کی راہ میں مر جائے وہ شہید ہے، جو طاعون میں مرے وہ بھی شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے، ابن مقسم بیان کرتے ہیں کہ میں تیرے باپ کے اوپر گواہی دیتاہوں کہ انہوں نے کہا کہ جو ڈوب کر مر جائے وہ بھی شہید ہے۔

اس حدیث میں طاعون کی تشریح میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے مختلف اقوال نقل کئے ہیں آخر میں فرمایا کہ یہ ورم ہے جو بڑھتا ہے۔

قلت فهذا ما بلغنا من كلام اهل اللغة و اهل الفقه والا طباء في تعريفه و الحاصل ان حقيقته و رم ينشاء[18]

ترجمہ: میں کہتاہے کہ یہ وہ بحث (کلام) ہے جو ہمیں اہل لغت، اہل فقہ اور اطباء کی طرف سے اسکی تعریف میں پہنچاہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ حقیقت میں یہ ورم ہے جو پھولتا (بڑھتا) ہے۔

ورم کا مطلب ہے کہ پھولنا یا سوجنا، یعنی جسم کے کسی حصے کے سوجنے یا پھولنے کو طاعون کہتے ہیں خواہ وہ وبائی مرض کی وجہ سے ہو، خواہ ہوا کی عدم موافقت کی وجہ سے ہو، خواہ کسی اور وجہ سے ہو۔ غرض یہ کہ اس کا مفہوم وسیع ہے اور یہ ہر وبائی مرض کے لئے بولا جاتا ہے جو کسی علاقے میں پھیل جاتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ (الشهادة سبع سوى القتل في سبيل الله : المطعون شهيد ، والغرق شهيد و صاحب ذات الجنب شهيد ـ والمبطون شهيد، و صاحب الحريق شهيد ، والذى يموت تحت الهدم شهيد ، والمراة توموت بجمع شهيد)۔[19]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کے علاوہ سات شہید ہیں: مطعون شہید ہے، ڈبنے والا

شہید ہے، ذات الجنب کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، ملبے کے نیچے مرنے والا شہید ہے، حمل کی حالت میں مرنے والی عورت شہید ہے۔

درج بالا حدیث میں ذات الجنب کا لفظ آیا ہے اس کا لغوی معنی ہے پہلو والا، اصطلاح میں یہ اس بیماری کو کہا جاتا ہے جس سے پھیپھڑوں میں پانی پڑ جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس شخص کی پسلیوں میں درد ہوتا ہے، اسی لیے اس کو پہلو کا درد بھی کہتے ہیں۔

4۔ حدثنا موسی بن تلیدان، قال: سمعت القاسم، یحدث عن عائشة قالت:((الطعین والمجنوب و النفساء والبطن شهادة)) فقال له ابی: عائشة حدثتك هذا عن رسول اللهﷺ؟فقال : هكذا حدثتني وهكذا حفظت[20]

موسی بن تلیدان نے کہا کہ میں نے قاسم کو سنا کہ وہ حضرت عائشہ سے حدیث روایت کر رہے تھے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مطعون (طاعون سے مرنے والا)، مجنوب، ذات الجنب، نفساء (نفاس میں مرنے والی عورتیں) اور مبطون (پیٹ کی بیماری سے مرنے والا یہ سب)شہید ہیں۔ تو اس نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ کیا عائشہ نے اسی طرح حضور ﷺ سے روایت کی؟ تو فرمایا کہ اسی طرح آپ نے مجھے بیان کی اور میں نے اسی طرح محفوظ رکھی۔ اس حدیث میں نفاس والی عورتوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

5۔ عن سعید بن زید قال: قال رسول اللهﷺ من قتل دون ماله فهو شهید، و من قتل دون اهله فهو شهید، ومن قتل دون دینه فهو شهید و من قتل دون دمه فهو شهید. 21

حضرت سعید بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے مال کی حفات کرتے ہوئے قتل کیا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا جائے وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا جائے وہ شہید ہے، اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہے۔

6۔ عن ابن عباس عن النبیﷺ من قتل دون مظلمته فهو شهید[22]

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو ظلماً قتل کیا گیا وہ (بھی) شہید ہے۔

7۔ قال رسول اللهﷺ "من سال الله القتل من عند نفسه صادقاً، ثم مات او قتل فله اجر شهید"[23]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو صدق دل سے قتل (شہادت) ہونے کی دعا مانگے پھر وہ فوت ہو جائے یا قتل ہو جائے تو اسے شہید کا (جیسا) اجر ملے گا۔

8۔ صحیح مسلم میں ابو ھریرۃ کی حدیث پر مصنف عبد الرزاق کی روایت میں "صاحب الغم" کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

قال رسول اللهﷺ : و صاحب الغم شهید24

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مصیبت یا غم والم میں فوت ہوا وہ شہید ہے۔ مجاھد نے تو یہاں تک فرمایا کہ تمام مومنین شہید ہیں۔ اس کی دلیل میں ذیل کی آیت تلاوت فرمائی۔

9 عن الثوری عن لیث عن مجاهد قال کل مومن شهید، ثم تلاء: والذین آمنوا بالله و رسله اولئك هم الصدیقون والشهداء[25]

ترجمہ: مجاہد نے فرمایا کہ ہر مومن شہید ہے پھر سورہ حدید کی آیت تلاوت فرمائی: اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی سچے اور شہید ہیں۔

10۔ قال رسول الله ﷺ " من فصل فی سبیل الله فمات اوقتل فهو شهید ، او وقصه فرسه او بعیره او لدغته هامة، اومات علی فراشه بای حتف شاء الله، فانه شهید و انّ له الجنة "[26]

11۔ قال رسول الله ﷺ: "اذا جاء الموت لطالب العلم وهو علی هذه الحالة مات وهو شهید "۔[27]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طالب علم کو اگر طلب علم کے دوران موت آئے تو وہ شہید ہے۔

12۔ عن ابی هریرة قال: قال رسول الله ﷺ: "المتمسك بسنّتی، عند فساد امتی له اجر شهید"28

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے فساد کے (فتنوں کے) دور میں میری سنت سے متمسک رہنے والے شخص کو شہادت (شہید ہونے) کا اجر دیا جائیگا۔

13۔ عن ابن عمر قال سمعت رسول الله ﷺ یقول: " من صلی الضحی وصام ثلاثة ایام من الشهر ولم یترك الوتر فی سفر ولا حضر کتب له اجر شهید"[29]

حضرت بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور وہ سفر و حضر میں وتر چھوڑنے والا نہ ہو تو اس کیلئے شہید کا اجر لکھا جائیگا۔

14۔ ایک دوسری حدیث میں "سل" کی بیماری سے مرنے والے کو بھی شہید کہا گیا ہے۔ سل سے مراد وہ بیماری جس سے پھیپھڑوں میں زخم ہو جاتا ہے اور منہ سے خون آنے لگتا ہے اسے "دق" کی بیماری بھی کہتے ہیں۔[30]

15۔ ایک روایت میں ہے کہ بخار سے مرنے والا شہید ہے۔[31]

16۔ قال رسول الله ﷺ: "المائد فی البحر الذی یصیبه القیء له اجر شهید، والغرق له اجر شهیدین "۔[32]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سمندر کے سفر میں جسکو متلی (قے) آئے (اور وہ مر جائے) تو اس کو شہید (جیسا) اجر دیا جائیگا اور ڈوبنے والے کو دو شہیدوں کا اجر دیا جائیگا۔

درج بالا سطور میں وہ احادیث درج کی گئیں جن میں شہید کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان احادیث میں جن کو شہید کہا گیا ہے ان کی فہرست درج کرنے سے پہلے شہید کی اقسام و احکام درج کیے جاتے ہیں اور انہی اقسام کے ذیل میں پھر ان کی فہرست بھی درج کی جائیگی تاکہ احادیث میں شہید کی جو اقسام مخلوط طور پر ذکر ہوئی ہیں وہ نہ صرف الگ الگ ہو جائیں بلکہ ان کی علیحدہ فہرست سے ان کے احکام بھی واضح ہو جائیں۔

شہید کی اقسام

شہید کے لغوی و اصطلاحی مفہوم اور اس کے متعلق وارد شدہ احادیث کے اندراج کے بعد اس کی اقسام ذکر کی جاتی ہیں۔ شہید کی بنیادی طور پر تین اقسام ہیں جن کو مختلف اہل علم نے مختلف نام دیئے ہیں، مگر مفہوم سب کا مشترک ہے۔ شہید کی پہلی قسم کو شہید کامل یا شہید

دنیوی و اخری بھی کہا جاتا ہے، دوسری قسم کو شہیدی ناقص یا شہید آخرت کہا جاتا ہے جبکہ تیسری قسم کو شہید دنیوی یا شہید دنیا کہا جاتا ہے۔ ان تینوں کی تعریفات و احکام الگ الگ ہیں۔ ذیل میں ہر ایک قسم کی تعریف و احکام و شرائط وغیرہ درج کی جاتی ہیں۔

شہید کامل

شہید کامل سے مراد مکلف مسلمان جو اللہ کی راہ میں فوت یا قتل ہوا ہو یا ظلماً کسی آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا ہو اور نفس قتل سے دیت واجب نہ ہوئی ہو یا کسی حربی کافر یا مسلمان ڈاکو نے بغیر آلہ جارحہ کے قتل کیا ہو یا وہ اس کے قتل کے سبب بننے ہوں اور اس نے راحت دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو تو اسے شہید کامل کہتے ہیں۔ اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے مولانا نازوار حسین لکھتے ہیں:

"جب کوئی مکلف مسلمان بے گناہ بطور ظلم کسی آلہ جارحہ مثلاً تلوار، چھری، تیر وغیرہ سے قتل کیا گیا ہو اور نفس قتل سے مال (دیت) واجب نہ ہوا ہو بلکہ قصاص واجب ہوا ہو یا کسی کافر حربی یا باغی ڈاکو نے بغیر آلہ جارحہ کے قتل کیا ہو یا وہ اس کے قتل کے سبب بنے ہوں اور اس نے راحت دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو، ایسے شخص کو شہید کامل کہتے ہیں"۔ [33]

شہید کی درج بالا تعریف سے ذیل کی شرائط واضح ہو جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص میں وہ شرائط ہوں تو تب اسے شہید حقیقی یا شہید کامل کہا جائیگا:

مرنے والا مسلمان اور مکلف یعنی عاقل و بالغ ہو۔ بے گناہ یعنی ظلماً قتل کیا گیا ہو۔ آلہ جارحہ یعنی کہ تلوار، تیر، بندوق اور دیگر آلات جن سے قتل کے وقوع کا امکان زیادہ ہو۔ اس کے قتل سے دیت واجب نہ ہوتی ہو بلکہ قصاص واجب ہوتی ہو یعنی کہ قتل عمد کے علاوہ قتل خطاء یا قتل بسبب نہ ہو بلکہ قتل عمد ہو اور آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا ہو۔ کافر حربی یا باغی ڈاکو نے قتل کیا ہو یا اس کے قتل کے سبب بنے ہوں، گو کہ آلہ جارحہ سے قتل نہ بھی کیا ہو لیکن ان کا ارادہ تو قتل کا تھا اس لیے اس صورت میں آلہ جارحہ کی شرط نہیں۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ اس نے راحت دنیا سے فائدہ نہ اٹھایا ہو یعنی کہ وہ موقع ہی پر فوت ہو چکا ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے دنیوی باتیں نہ کی ہوں، نہ کچھ کھایا پیا ہو، نہ ایک نماز کے وقت کے بقدر اس حال میں زندہ رہا ہو کہ اس کے ہوش و حواس درست ہوں۔

شہید کامل کا حکم

شہید کامل کا حکم یہ ہے کہ:

اسے غسل نہ دیا جائے اور نہ ہی اس کا خون دھویا جائے البتہ اگر اس کے علاوہ اس کے بدن پر کوئی نجاست ہو تو وہ دھو لیا جائے۔ اور اگر شہید جنب ہو تو پھر اسے بھی غسل دیا جائے جیسا کہ صاحب ہدایہ رقمطراز ہیں۔ "واذا استشهد الجنب غسل" [34]

شہید کامل کو کفن کی بجائے اسی کپڑوں میں ہی دفن کر دیا جائے۔ اور جو چیزیں کفن میں نہیں آتیں جیسا کہ ذرہ، خود، ٹوپی، عمامہ، جوتے، گھڑی، کوٹ، وغیرہ تو یہ سب چیزیں اتاری جائیں۔ اور اگر کپڑے کفن مسنون سے کم ہوں تو کفن دے کر پورا کیا جائے اور اگر کپڑے کفن مسنون سے زائد ہوں تو کم کر کے کفن مسنون کے مطابق کر دیا جائے۔ جیسا کہ علامہ مرغینانی رقمطراز ہیں:

"ویزیدون وینقصون ما ساؤا اتما للکفن" [35]

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اور احادیث میں نبی اکرم ﷺ نے شہید کے لئے جو انعامات اور درجات عالیہ ذکر فرمائے ہیں وہ اصل میں شہید کامل ہی کیلئے ہیں لیکن بعض احادیث میں ان کے علاوہ کیلئے بھی شہید جیسا اجر بیان فرمایا ہے مگر پھر بھی شہید کامل / شہید حقیقی اور شہید ناقص / شہید حکمی کے درجات میں کافی تفاوت ہے۔ ذیل میں شہید کے درجات عالیہ کے بارے میں دو آیات ملاحظہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل احياء ولكن لا تشعرون"[36]

ترجمہ: اور نہ کہو ان کو جو اللہ کی راہ میں مارے گئے مردے بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں۔

آیت ہذا کی تفسیر میں امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ اصمؒ نے کہا کہ تم (مسلمان) شہداء کو اس طرح نہ پکارو جس طرح مشرکین انہیں (مردے) پکارتے ہیں، بلکہ کہو کہ وہ دین (اسلام) میں زندہ ہیں لیکن مشرکین نہیں سمجھتے۔(37)۔ اللہ فرماتے ہیں کہ شہداء کا وہ مقام ہے کہ ان کو عام مردوں کی طرح مردے نہ پکارو بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور ان کی روحیں جنت میں ہیں اور زندوں کی طرح رہتے ہیں۔ ایک دوسری آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تحسن الذين قتلوا في سبيل الله امواتاً بل احياء عند ربهم يرزقون"[38]

ترجمہ: اور تم ان کو مردے خیال نہ کرو جو اللہ کی راہ میں مارے گئے بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس کھاتے پیتے ہیں۔

درج بالا آیت کی تفسیر میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے ابن عباس سے مروی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جب غزوہ احد میں تمہارے بھائی شہید ہوئے تو اللہ نے ان کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹوں میں رکھ دیں جو جنت کے نہروں کے اوپر سیر کرتی ہیں اور اس کے پھلوں میں سے کھاتی ہیں اور عرش کے نیچے لٹکے ہوئے قندیلوں میں رہتی ہیں۔[39]

الغرض قرآن و سنت میں شہید کیلئے جو بشارتیں وارد ہوئی ہیں وہ اصل میں شہید کامل ہی کیلئے ہیں البتہ بعد میں اور لوگوں کے لیئے بھی آپ ﷺ نے شہید جیسے اجر کا اثبات فرمایا ہے اور یہ اللہ کی قدرت و رحمت سے بعید نہیں لیکن پھر بھی ان دونوں کے درجات میں بڑا فرق و تفاوت پایا جاتا ہے۔

شہید کامل کی شرائط

سطور بالا میں شہید کی تعریف سے ہم نے جو نکات اخذ کیے وہی اس کی شرائط بھی ہیں۔ اگر کسی میں یہ شرائط پورے ہوں تو وہ شہید کامل ہے۔ جس کیلئے قرآن و سنت میں بشارتیں وارد ہوئی ہیں۔ انہی شرائط کی تفصیل مولانا نازوار حسین نے اپنی کتاب میں تحریر کی ہے۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ انہی شرائط کی تفصیل مولانا نازوار حسین کی کتاب سے درج کی جاتی ہے، البتہ یہ یاد رہے کہ ہم نے بعض شرائط کو بعض میں مدغم کی ہیں، جبکہ مولانا نے ہر ایک کو الگ الگ بیان کیا ہے اس لیے ان کے نزدیک شرائط بڑھ جاتی ہیں۔

مسلمان ہونا، لہٰذا غیر مسلم کیلئے شہادت ثابت نہیں ہو سکتی۔ مکلف ہونا یعنی عاقل و بالغ ہو، لہٰذا مجنون یا بچہ کو اگر مارا جائے تو اس کو غسل اور کفن دیا جائیگا۔ البتہ اخروی اعتبار سے اس کے لئے شہید کامل کا اجر ثابت ہو گا۔ طاہر ہونا یعنی کہ حدث اکبر یا جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہو۔ بے گناہ مقتول ہوا ہو۔ اگر کوئی شخص کسی شرعی جرم کی سزا میں مارا جائے تو وہ شہید نہ ہو گا۔ اہل حرب (حربی کافر) باغیوں یا

ڈاکوؤں نے اسے قتل کیا ہو، خواہ آلہ جارحہ (تلوار، بندوق وغیرہ) سے قتل کیا ہو یا غیر جارحہ (مثلاً پتھر وغیرہ) سے، خواہ خود قتل کیا ہو یا قتل کے سبب بنے ہوں، ان سب صورتوں میں وہ شہید کامل ہی ہو گا۔ اہل حرب یا باغی کے علاوہ کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے ظلماً قتل ہوا ہو اور اس کے قتل کے بدلے شریعت کی طرف سے اس پر کوئی دیت واجب نہ ہوتی ہو بلکہ قصاص ہی واجب ہوتا ہو۔ میدان جنگ میں مقتول پایا جانا جبکہ اس پر زخم کے نشانات ہوں تو اس پر بھی شہید کامل ہی کے احکام جاری ہونگے۔ مرتث ہونا، یعنی زخمی ہونے کے بعد دنیا سے فائدہ نہ اٹھایا ہو مثلاً کھانا پینا، علاج کرانا اگرچہ یہ چیزیں قلیل ہی کیوں نہ ہوں یا اتنی دیر تک زندہ رہا ہو کہ ایک نماز کا وقت گذر گیا اور اس کے ہوش وحواس درست تھے اور وہ نماز ادا کرنے پر قادر تھا۔[40]

غرض شہید کامل وہ عاقل، بالغ اور پاک (یعنی جنابت، حیض ونفاس سے پاک) مسلمان ہے جو ظلماً قتل ہوا ہو، اگر اہل حرب یا باغیوں کی طرف سے قتل ہوا ہو تو آلہ جارحہ (وہ آلہ جس سے عموماً موت واقع ہوتی ہے) کی شرط بھی لازمی نہیں البتہ اگر کسی مسلمان یا ذمی کی طرف سے قتل ہوا ہو تو آلہ جارحہ کی شرط لازمی ہے، اور وہ مسلمان بھی جو میدان جنگ میں مقتول ہوا ہو اور اس پر زخم کے نشان ہوں اس حال میں کہ اس نے لذات دنیا سے فائدہ نہ اٹھایا ہو یعنی کہ وہ افعال سر انجام نہ دیئے ہوں جو عموماً زندہ لوگ انجام دیتے ہیں جیسا کہ کھانا، پینا، سونا، ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرنا، نماز پڑھنا وغیرہ ذلک۔

اگر درج بالا شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہو جائے تو دنیوی احکام کے اعتبار سے تو شہید کامل نہیں ہو گا یعنی کہ کفن بھی دیا جائیگا اور غسل بھی البتہ اخروی اعتبار سے شہید ہو گا اور آخرت میں اللہ نے اس کے لیے جو درجات مقرر فرمائے ہیں وہ انہیں مل جائے گی۔

شہید ناقص:

شہید کی دوسری قسم شہید ناقص ہے اس کو شہید آخرت بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ شہید ہے جس کا کفن دفن وغیرہ عام موتی (مردوں) کی طرح ہوتا ہے، البتہ اخرت میں اللہ ان کو شہادت کا اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ اس کو حکمی شہید بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ اصل میں شہید نہیں ہوتا بلکہ آپ ﷺ نے ان پر حکم شہید کا لگا دیا ہے۔ اس قسم کے شہداء کی تعداد زیادہ ہے جن میں سے چند کا تذکرہ سطور بالا میں درج احادیث میں بھی ہوا ہے۔ مختلف اہل علم نے ان کی تعداد مختلف بتلائی ہے۔ ذیل میں سب سے پہلے وہ اقسام درج کی جاتی ہیں جن کا تذکرہ درج بالا احادیث میں آیا ہے، بعد میں وہ قسمیں درج کی جائیں گی جن کا تذکرہ دوسرے اہل علم نے کیا ہے۔ شہید ناقص کی فہرست ذیل میں ملاحظہ ہوں:

جو اللہ کی راہ میں فوت ہوا ہو۔ جو طاعون کی بیماری سے مرا ہو۔ جو ڈوب کر مر گیا ہو۔ جو ملبے کے نیچے دب کر مرا ہو۔ ذات الجنب (پھیپھڑوں میں پانی کی وجہ سے مرا ہو)۔ جو عورت دوران حمل مر جائے۔ جو عورت نفاس کے دوران مر جائے۔ جو دین کی حفاظت کرتے ہوئے مر جائے۔ جو جان کی حفاظت کرتے ہوئے مر جائے۔ جو اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے مر جائے۔ جو مال کی حفاظت کرتے ہوئے مر جائے۔ جو ظلماً قتل کر دیا گیا ہو۔ جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا گیا ہو۔ جو پیٹ کی بیماری سے مر جائے۔ جو شخص صدق دل سے شہادت کی دعا کرے پھر فوت ہو جائے یا قتل کر دیا جائے۔ جو شخص غمگین (غم میں مبتلا ہوا) فوت ہو جائے۔ جو اونٹ سے گر کر مر جائے۔ جو گھوڑے سے گر کر مر جائے۔ جس کو سانپ ڈس لے اور مر جائے۔ جو اپنے بستر پر کسی بھی وجہ سے مر جائے۔ جو طلب علم میں مر جائے۔ جو فتنوں کے دور میں سنت

سے متمسک رہ کر مر جائے۔ جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینہ تین روازے رکھے اور سفر و حضر میں وتر کا تارک نہ ہو یہاں تک کہ فوت ہو جائے۔ جو سل یعنی تپ دق Tuberculosis کی بیماری سے مر جائے۔ جو بخار کی حالت میں مر جائے۔

ان کے علاوہ علامہ سیوطیؒ نے ذیل کے لوگوں کو بھی شہید آخرت کی فہرست میں شامل کیا ہے۔

جو حالت سفر میں مر جائے۔ جو عشق (پاکدامنی کی عشق) میں مر جائے۔ جس کا بدن پھٹ کر مر جائے۔ جس کو کسی درندے نے چیر پھاڑ کر مار ڈالا ہو۔ جو بادشاہ کے ظلماً قتل کرنے سے چھپ گیا ہو اور اسی حالت میں مر جائے۔ موذن جبکہ طلب ثواب کیلئے اذان کہتا ہو، تنخواہ نہ لیتا ہو۔ سچ بولنے والا تاجر۔ اہل و عیال کو حلال کھلانے والا۔ جس کو سمندری سفر میں متلی آئے اور مر جائے۔ جو شخص ہر روز پچیس مرتبہ یہ دعا پڑھے: اللھم بارك لی فی الموت و فیما بعد الموت۔ جو شخص بیماری میں چالیس مرتبہ یہ دعا پڑھے اور اسی بیماری میں فوت ہو جائے: لا اله الا انت سبحنك انّی كنت من الظالمین۔ جو شخص ہر رات سورۃ یسٓ پڑھے۔ جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم تین بار پڑھ کر سورۃ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کیلئے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن میں مرا تو شہید مرا اور جو شام کو یہی پڑھے صبح تک یہی بات ہے۔ جو رسول اکرم ﷺ پر 100 مرتبہ درود شریف پڑھے۔ جو جمعہ کے دن مر جائے۔ جو کفار کیلئے سرحدوں پر گھوڑا باندھے۔ جو عورت کنوارے پن میں مر جائے۔ جس نے طہارت پر رات گزاری اور اسی حالت میں مر گیا۔ جسکی زندگی تشدد سے خالی ہو اور نرم مزاج ہو کر زندگی گزارے۔ [41]

درج بالا چوالیس اقسام شہید حکمی یا شہید ناقص کی ہیں۔ شہید حقیقی اور شہید حکمی میں بنیادی اور جوہری فرق ایک تو دنیا میں ان کی تجہیز و تکفین کا ہے کہ شہید حقیقی کو نہ غسل دیا جائیگا اور نہ ہی کفن دیا جائیگا جبکہ اس کے برعکس شہید حکمی کو غسل بھی دیا جائیگا اور کفن بھی۔

دوسرا فرق آخرت کے اعتبار سے ہے کہ آخرت میں جو انعامات اور درجات عالیہ کا وعدہ شہید حقیقی کیلئے ہے وہ شہید حکمی کیلئے نہیں کیونکہ قرآن و حدیث میں شہید کیلئے جن انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے ان سے مراد صرف اور صرف شہید حقیقی ہی ہے البتہ شہید حکمی کو درجات عالیہ سے سرفراز فرمانا تو یہ اللہ کی صفت رحمت سے بعید نہیں۔

شہید دنیوی

شہید کی تیسری قسم شہید دنیوی ہے۔ اس سے مراد وہ شہید جس کا مقصد دین نہیں تھا بلکہ کسی دنیوی غرض یا مقصد کیلئے لڑتا ہوا اور پھر قتل ہوا ہو۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ آلہ جارحہ سے اس طرح قتل ہوا ہو کہ نہ تو راحت دنیا سے فائدہ اٹھایا ہو اور نہ ہی اتنی دیر تک زندہ رہا ہو کہ ایک نماز کا وقت گزر گیا ہو اور اس کے ہوش و حواس قائم ہو۔ مولانا نازوار حسین شہید دنیا کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"شہید دنیا یعنی جو صرف کسی دنیوی غرض کیلئے قتال کرے اور اس کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ بالکل نہ ہو۔ بلکہ حصول مال یا حصول جاہ وغیرہ ہو اور اسی میں قتل ہو جائے تو دنیا میں اس پر شہید کے احکام جاری ہوں گے"۔ [42]

شہید دنیا کا دنیا میں حکم شہید حقیقی ہی جیسا ہے کہ اس کو نہ غسل دیا جائیگا اور نہ ہی کفن بلکہ بغیر غسل اور کفن ہی کے دفن کیا جائیگا البتہ آخرت میں شہید کا ثواب نہیں ملے گا۔ کیونکہ اس میں درج بالا شرائط نہیں پائی جاتیں، البتہ دنیا میں شریعت کے احکام ظاہر پر ہی لگائے جاتے ہیں

اس لئے دنیا میں اس کے ساتھ شہید حقیقی جیسا معاملہ ہی کیا جائے گا البتہ آخرت کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا جائے گا کیونکہ علیم بذات الصدور، اللہ ہی کی ذات ہے۔

شہید ایک اسلامی اصطلاح ہے جس کا مفہوم نہایت وسیع ہے۔ لفظ شہید کا مادہ شھد ہے جس کا مطلب ہے کسی بات کی یقینی خبر دینا، آنکھ سے دیکھی اور کان سے سنی بات بتانا، کسی بات کا حلف اٹھانا، اپنے علم میں آئی ہوئی بات کا اقرار کرنا۔ دیکھنا، پانا وغیرہ۔ اصطلاح میں شہید سے مراد وہ مکلف وطاہر مسلمان جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کفار سے لڑکر قتل ہوا ہو یا اسے مسلمانوں نے ظلماً قتل کیا ہو۔

شہید کی تین اقسام ہیں۔ ایک شہید کامل ہے یعنی کہ وہ طاہر مکلف مسلمان جو ظلماً قتل ہوا ہو اور مرتث نہ ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اسے نہ غسل دیا جائیگا اور نہ ہی کفن اور اگر ان میں سے کوئی ایک شرط ابھی مفقود ہو تو دنیا کے اعتبار سے وہ شہید کامل نہیں ہو گا یعنی کہ غسل اور کفن دیا جائیگا البتہ آخرت کے اعتبار سے وہ شہید کامل ہی ہو گا اور جو انعامات شہید کامل کو دیئے جائیں گے وہ اسی کو بھی دیئے جائیں گے۔

دوسری قسم شہید ناقص ہے یعنی کہ وہ شہید جو کہ اصلاً تو شہید نہیں ہے مگر آپ ﷺ نے احادیث میں اس پر شہید کا حکم لگایا ہے یا اس کے لیے بھی شہید جیسا اجر ثابت فرمایا ہے تو اس طرح کے شہداء کی تعداد تقریباً 44 تک جا پہنچتی ہے۔ ان کا حکم یہ ہے کہ دنیا میں غسل وکفن دیا جائیگا البتہ آخرت میں اللہ انہیں اپنے فضل وکرم سے شہید جیسا اجر عطا فرمائیں گے گو کہ دونوں کے درجات میں کافی تفاوت ہو گی۔

تیسری قسم شہید دنیا ہے۔ یعنی کہ وہ شہید جو اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے نہیں بلکہ ذاتی اغراض و مقاصد کے حصول کیلئے لڑکر قتل ہوا ہو۔ اس قسم کے شہداء اگر آلہ جارحہ سے قتل ہوئے ہوں اور مکلف مسلمان ہوں اور راحت دنیا سے فائدہ بھی نہ اٹھایا ہو، تو دنیا میں اس کا حکم شہید کامل جیسا ہی ہو گا یعنی کہ نہ اسے غسل دیا جائیگا اور نہ ہی کفن، البتہ آخرت میں اسے شہید کا ثواب نہیں دیا جائیگا کیونکہ اس کی غرض حصول رضائے الٰہی یا اعلائے کلمۃ اللہ نہیں بلکہ حصول جاہ ومال تھا۔ در اصل دنیا میں تو شریعت کے احکام ظاہر پر ہی لگائے جاتے ہیں اس لیے اسے غسل اور کفن نہیں دیا جائیگا البتہ آخرت میں، نیتوں اور باطن کو بھی دیکھا جاتا ہے اس لیے آخرت میں اسے شہید کا رتبہ نہیں دیا جائیگا۔

شہید کے مقام کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا خریدار براہ راست اللہ ہے۔ اور مومن سے اس کی جان اور مال اللہ نے جنت کے بدلے خرید لئے ہیں۔ جیسا کہ فرمان الٰہیٰ ہے کہ ”بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں“۔ ایک دوسری آیت میں اللہ نے باوجود فوت ہونے کے شہید کو مردہ کہنے سے منع فرمادیا کہ یہ تو زندہ ہیں اور اللہ کے ہاں رزق پاتے ہیں۔

علاوہ ازیں، شہید کا رتبہ علیا بیان کرتے ہوئے آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ فرمان الٰہیٰ ہے کہ میری راہ کے مجاہد کا ضامن میں ہوں۔ اگر اسے موت دوں تو اسے جنت عطاء کروں گا اور اگر اسے لوٹادوں تو اسے اجر یا غنیمت کے ساتھ لوٹادوں گا۔ ایک دوسری روایت میں آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ بے شک شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں چھ انعامات ہیں: اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش کردی جاتی ہے، جنت میں وہ اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے، عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جاتا ہے، اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت پہنایا جاتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے۔ بہتر حوروں سے نکاح کرادیا جاتا ہے اور یہ کہ اس کے اقرباء سے ستر کے حق میں اسے شفیع بنادیا جاتا

ہے۔لہٰذا اس سے بہتر سودا دنیا میں اور کوئی نہیں اسی لئے اللہ نے بھی قرآن میں باصراحت بتلادیا[43] کہ اسی سودا ہی کے زریعے عذاب الیم سے بچا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

[1] سورۃبقرۃ185

[2] سورۃالبقرۃ282

[3] سورۃ آل عمران98

[4] سورۃالمائدہ117

[5] سورۃق37

[6] افریقی، ابن منظور، محمد بن مکرّم، لسان العرب، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، 1999ء، جلد7، ص226-222

[7] کیرانوی۔وحید الزمان، مولانا: القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، لاہور، س۔ن، ص893

[8] سورۃالبقرہ:154

[9] سورۃ آل عمران169

[10] سورۃالتوبۃ:111

[11] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار طوق النجاۃ، مصر، 1422، کتاب الجہاد والسیر، باب الحور العین۔

[12] الترمذی، ابوعیسی، محمد بن عیسی، السنن الترمذی، الشرکہ المکتبہ المطبعہ المصطفی الحلبی البابی، مصر، 1975، ابواب الجہاد، باب ماجاء فی فضل الجہاد۔

[13] الترمذی، ابوعیسی، محمد بن عیسی، السنن الترمذی، الشرکہ المکتبہ المطبعہ المصطفی الحلبی البابی، مصر، 1975، ابواب الجہاد، باب ماجاء فی ثواب الشھید۔

[14] مرغینانی، علی بن ابی بکر، شارح: مفتی عبدالحلیم قاسمی بستوی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س۔ن، جلد2، ص433

[15] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، محقق: محمد زبیر بن ناصر، دار طوق النجاۃ، دمشق، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الشھید، جلد2، ص91

[16] القشیری، مسلم بن حجاج، ابوالحسین، الجاح الصحیح، محقق: محمد فواد عبدالباقی، داراحیاء التراث العربی، بیروت، س۔ن، کتاب الامارہ

[17] القشیری، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب الامارہ، باب بیان الشھداء

[18] عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دارالمعرفۃ، بیروت، 1379ھ، جلد10، ص180

[19] السجستانی، ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، محقق: محمد عبدالحمید، المکتبہ العصریہ، بیروت، س۔ن، جلد3، ص188

[20] الطیالسی، سلیمان بن داؤد، المسند، محقق: دکتور محمد بن عبدالحسن الترکی، دار ھجر، مصر، 1999ء، جلد3، ص47

[21] النسائی، احمد بن شعیب، السنن الصغری، تحقیق: ابوغدہ عبدالفتاح، مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، 1986ء، جلد7، ص116

[22] الطیالسی، سلیمان بن داؤد، المسند، محقق: دکتور محمد بن عبدالحسن الترکی، دار ھجر، مصر، 1999ء، جلد3، ص47

[23] نیشاپوری، امام حاکم، محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، تحقیق، مصطفی عبدالقادر عطاء، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1990، جلد7، ص87

[24] الصنعانی، عبدالرزاق بن ہمام، المصنف، محقق: حبیب الرحمان اعظمی، المکتب الاسلامی، بیروت، 1403ھ، جلد3، ص561

[25] صنعانی، عبد الرزاق بن ہمام، المصنف، محقق: حبیب الرحمان الاعظمی، المجلس العلمی، بیروت، ۱۴۰۳، جلد5، ص269

[26] المستدرک علی الصحیحین لامام حاکم، جلد2، ص88

[27] الھیثمی، علی بن ابی بکر مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، محقق؛ حسام الدین قدسی، مکتبہ القدسی، القاہرۃ، 1994ء، جلد1، ص124

[28] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، جلد1، ص172

[29] ایضا، جلد2، ص241

[30] ایضاً، جلد2۔ ص317

[31] ایضاً، جلد9، ص400

[32] السجستانی، ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، محقق: محمد محی الدین عبد الحمید، المکتبہ المصویہ، بیروت، س۔ن، جلد3، ص7

[33] زوار حسین، شاہ، مولانا، عمدۃ الفقہ، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی، 2008ء، ص553

[34] المرغینانی، علی بن ابی بکر، الھدایہ مع الدرایہ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، س۔ن، جلد1، ص198

[35] ہدایہ مع الدرایہ، جلد1، ص199

[36] البقرۃ:154

[37] رازی، محمد بن عمر، امام، مفاتیح الغیب، داراحیاء التراث العربی، بیروت، 1420ھ، جلد4، ص125

[38] آل عمران، 169

[39] سیوطی، عبد الرحمان بن ابی بکر، جلال الدین، الدر المنثور، دارالفکر، بیروت، س۔ن، جلد2، ص371

[40] زوار حسین، شاہ، عمدۃ الفقہ، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، بہاولپور، 2008ء، جلد2، ص558-555

[41] عمدۃ الفقہ۔ جلد2، ص560۔559

[42] عمدۃ الفقہ، جلد2، ص554

[43] سورۃ الصف 10